حضرت ابن سیرین جو تعبیر خواب میں بڑی مہارت رکھتے تھے ان سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے مبارکباد دی اور فرمایا کہ بیگم سے کوئی ایسا کار خیر سرزد ہوگا جس سے ہر شخص، چھوٹا ہو یا بڑا فیضیاب ہوگا؛ چنانچہ بیگم کے نہایت مہیب اور پریشان کن خواب کی تعبیر نہر زبیدہ کی صورت میں جلوہ گر ہوئی، اسی طرح ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہِ وقت اپنے حشم و خدم کے ساتھ اس کے گھر آیا اور اس میں فروکش ہوا ہے، بیدار ہوا تو بڑا خوش تھا لیکن جب حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کو اس کا علم ہوا تو اس شخص کو حکم دیا کہ فوراً گھر چھوڑ دے، یہ شخص گھر سے باہر آیا تھا ہی کہ اچانک چھت بیٹھ گئی اور مکان گر گیا۔

---

اس بنا پر خواب اچھا ہو یا برا، احتیاط اور ورع و تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا چرچا نہ کیا جائے اور دیکھنے والا اسے اپنی ذات تک محدود رکھے، علی الخصوص وہ خواب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہو اس کا اخفا تو اور بھی ضروری ہے، کیونکہ خواب میں کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے جس کا اثر بالواسطہ یا بلاواسطہ شریعت کے کسی حکم پر پڑے اور ضعیف الایمان لوگوں کے لیے شریعت سے انحراف کا موجب بنے" اور صرف یہ ایک اندیشہ اور وہم و گمان نہیں بلکہ تصوف کے عنوان سے مسلمانوں میں جو گمراہیاں پیدا ہوئی ہیں ہمارے نزدیک اس کے بنیادی سبب دو ہی ہیں: (۱) ایک خوابوں کا کثرت سے نقل ہونا اور ان پر بھروسہ کرنا اور (۲) دوسرے صوفیا کا اپنے احوال و مقامات کا بار بار اپنے مکتوبات و ملفوظات میں چرچا کرنا جس سے احکام و آداب شرع کی بنیادیں متزلزل ہو ہو گئی ہیں، پھر مصنف نے کتاب کا نام رکھا ہے: "سیرۃ النبی بعد وصال النبی" یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نام بذات خود نہایت ناموزوں اور نامناسب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ و طیبہ جس کے مطابق عمل عین ایمان ہے صرف وہ ہے جو قرآن و سنت سے ثابت ہے؛

---

افسوس ہے ایک دن کے فرق سے یعنی ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کو بمبئی میں دو ممتاز شخصیتوں مسٹر ایل۔ کے گایا اور پروفیسر آصف علی فیضی کا انتقال بیاسی برس کی عمر میں ہو گیا۔ اول الذکر اصلاً پنجابی ہندو اور لاہور کے نامی گرامی بیرسٹر تھے، تقسیم کے بعد ہندوستان آکر بمبئی میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اور